کلام: گوہر جارچوی

منم غلامِ علیؑ، منم غلامِ فاطمہؑ

منم غلامِ علیؑ، منم غلامِ فاطمہؑ
خدا سے دینِ خدا نے یہ سر جھکا کے کہا

زمیں بچھائی گئی آسماں سجا گئے
اِنھی کے صدقے میں دونوں جہاں بنائے گئے
ہر ایک شے کا ہے کہنا پڑھو حدیثِ کساء

پیام زہراؑ کی شادی کا جب وہ لے کے چلا
فضا میں گونج رہی تھی علیؑ علیؑ کی صدا
اتر کے تارے نے در پر چمک چمک کے کہا

جہاں جہاں بھی بجھائے یزیدیت کے چراغ
جہاں ٹھکانے لگائے ستم گروں کے دماغ
وہیں پہ فخر سے مختارؑ جھوم کر بولا

نشہ علیؑ کی محبت کا نہ اُتار سکی
اجل بھی میثمِ تمارؑ کو نہ مار سکی
زبان کاٹی تو اُن کا لہو پکار اٹھا

جب اُن کو عشق کی مستی نے لعل و لعل کیا
وِلا نے جب اُنھیں شہباز کا خطاب دیا
لگایا سائیں قلندر نے نعرہ مستانہ

سجا ہے سینے پہ تیرے نشانِ حیدرؑ صاف
تو روز کرتا ہے کیوں فاطمہؑ کے گھر کے طواف
پکارا سر کو جھکا کے یہ خانہِ کعبہ

جہاں میں رہتا ہوں مولائیوں کی بستی ہے
مرے لہو میں شرابِ وِلا کی مستی ہے
مئے غدیر ہے جس میں وہ جام ہے میرا

ذرا سی دیر میں بولے ہوا تمام حساب
ہر اِک سوال کا لکھتے رہے وہ خود ہی جواب
لحد میں میں تو فرشتوں سے بس یہ کہتا رہا

سجا کے سینے پہ پُر نور تمغہِ ماتم
اُٹھا کے ہاتھ بڑے فخر سے خدا کی قسم
ہر ایک ماتمی کہتا ہے ٹھوک کر سینہ

اجل سے ہو گیا اِک روز سامنا میرا
کہا یہ میں نے کلائی مروڑ کر چل جا
پلٹ کے پھر نہیں آنا سمجھ گئی ورنہ

اُحد کی جنگ سنائی بڑے مزے لے کر
فدک کی بات کی پھر اُن کو آئینہ دے کر
منافقین کو میں نے جلا جلا کے کہا

ہوا یہ حال کہ دنیا لرز اُٹھی ساری
اُودھم مچایا وہ سورج نے پا کے حکمِ علیؑ
اُلٹ اُلٹ کے نظارے پلٹ پلٹ کے کہا

منافقین کو جب چاہیں کر دیں زیر و زبَر
بڑے دلیر ہیں رضوان زیدی اور گوھرؔ
وِلا کے شیر ہیں دونوں لبوں پہ ہے یہ صدا